سوال

(188)مالی معاملہ خرید وفروخت کے حوالہ سے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زمین کا سودا ہوا-/84000چوراسی ہزار میں، ساتھ ہی خریدار نے وعدہ کیا کہ آپ جب بھی زمین چھڑوانا چاہیں ایک لاکھ روپیہ دے کر چھڑوائیں گے باقی میں نے جو فصل اٹھائیں وہ میری ہوں گی یہ بات گواہوں کی موجودگی میں ہوئی پھر جب دوسال کے بعد زمین کو بیچنے والے نے خریدار کو کہا کہ اپنے وعدے کے مطابق رقم لو اور ہماری زمین واپس کرو تو خریدار کہنے لگا اگر مجھے تنگ کرو گے تو میں آگے کسی اور کو فروخت کردوں گا۔ پھر اثر ورسوخ والے لوگوں کو کہا گیا کہ خریداروں کو بلائیں اور ان کے بیان لیں تو خریداروں نے کہا کہ 6 مہینے کا وعدہ تھا جو کہ گزر گیا جس پر گواہوں کو طلب کیا تو انھوں نے گواہی دی کہ 2 سال کا وعدہ تھا اور خریدنے والے نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر تم بذات خود اپنے لیے واپس لینا چاہو تو میں دے دوں گا اور اگر کسی اور کے لیے لو گے تو نہیں دوں گا۔ اب خریدار قسم اٹھانے کے لیے بھی تیار ہیں آپ بتائیں کہ قسم کس سے لی جائے گی خریدا د سے یا فروخت کرنے والے سے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ قسم اٹھانے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ فروخت کرنے والوں کے پاس گواہ موجود ہیں اس لیے قسم کی ضرورت نہیں ہے البتہ اگر گواہ موجود نہ ہوتے تو پھر قسم کی ضرورت پڑتی جو کہ مدعا علیہ (فروخت کرنے والے) پر آتی جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے:

((البینة للدعی)) (اخرجه الترمذي كتاب ماجاء في ان البينة على الدعي واليمين على الدعي عليه 'رقم الحديث: ١٣٤١)

''دعوی کرنے والے کے پاس گواہ ہوں اگر گواہ نہیں تو پھر مدعا علیہ پر قسم اٹھانا ہے۔ اس صورت میں خریدار سے قسم نہیں لی جائے گی۔ دعوی کرنے والا خریدار ہے اور گواہ موجود ہیں اس صورت میں اگر قسم لی بھی جائے تو مدعا علیہ فروخت کرنے والے پر آتی، بہر حال گواہوں کی گواہی پر اعتماد ہوگا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ